سوال

(478)باغ فدک کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہارون آباد سے محمد اکرم دریافت کرتے ہیں کہ :

(1)باغ فدک کی حقیقت اوراس کی شرعی حیثیت کیا ہے ۔؟

(2)عباس علمبر دار کے جھنڈے اٹھانا جائزہیں یانا جائز؟

(3)شرک کیاہے اوراس میں کونسی کونسی چیزیں شامل ہیں ؟

(4)قل خوانی ساتواں اورچالیسواں کی شرعی حیثیت کیا ہے واضح کریں

(5)ایک آدمی متعدددفعہ قسمیں اٹھاکرانہیں توڑدیتا ہے ان حالات میں کفارہ کیسے اداہوگا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شمالی حجاز میں واقع خیبر کے قریب فدک ایک بستی کا نام ہے جو پانی کے قدرتی چشموں اور کھجوروں کے باغات پر مشتمل تھی خیبر کی طرح اس میں بھی یہودی کاشتکار آباد تھے جب خیبر فتح ہوا توفدک کے باشندوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمیں امان دے دیں تو ہم اپنی جملہ جائیدادچھوڑکر یہاں سے کہیں اورچلے جاتے ہیں آپ نے ان کی درخواست کو منظور فرمالیا اس طرح یہ گاؤں کسی قسم کی جنگی کاروائی کے بغیر فتح ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پیداوار سےاپنے اہل وعیال کے اخراجات اور دیگر ذاتی ضروریات کو پورا کرتے اورباقی اللہ کی راہ میں صرف کردیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فدک کی زمین اوراس کے باغات کے متعلق حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقاضا کیا کہ فدک کا خطہ میرے والد بزرگوار کی میراث کے طور پر میرے حوالے کیا جائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے مطالبہ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے پیش نظر تسلیم نہ کیا آپ نے بطور دلیل فرمان نبوی پیش کیا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم نے جوکچھ بھی چھوڑا ہے صدقہ ہے ۔،بخاری :کتاب فرض الخمس)

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا :"کہ اس خطہ کی پیداوار اسی مصرف میں استعمال ہوگی جس میں خودرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال فرمایا کرتے تھے اہل

بیت کی ضروریات کو حسب سابق پورا کیا جاتا رہے گا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس اصولی موقف سے اتفاق نہ کیا بلکہ کبیدہ خاطر ہوئیں بالآخر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی تیمارداری کے لیے ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کر لیا

(2) عباس علمبردار کے جھنڈے اٹھا کر مخصوص دنوں میں گھومتے پھرنا یہ تمام ایک خاص مکتبہ فکر کی شعبدہ بازیاں ہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو پھانسنے کے لیے عمل میں لائی جاتی ہیں تاکہ ان کے سامنے اہل بیت کے ساتھ اپنی خود ساختہ محبت کا اظہار کر کے ان کے جذبات سے کھیلا جائے واضح رہے کہ یہ سب کچھ دینداری کی آڑ میں کیا جاتا ہے جس پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں دی جاتی لہذا ایسا کرنا ناجائز ہے مسلمانوں کو اس قسم کی بدعات سے اجتناب کرنا چاہیے

(3) شرک کا لغوی معنی حصہ داری ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور حقوق واختیارات میں کسی طور پر غیر کو شریک کرنا یا اس کا عقیدہ رکھنا شرک ہے اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کی ہیں اور انہیں اپنے بندوں کے لیے نشان بندگی ٹھہرایا ہے انہیں کسی اور کے لیے ثابت کرنا شرک ہے مثلاً سجدہ کرنا نذر ماننا مشکل کے وقت پکارنا کائنات میں ہر قسم کے تصرفات کی طاقت رکھنا یعنی اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو داتا حاجت روا مشکل کشا غریب نواز گنج بخش بگڑی بنانے اور تقدیر سنوارنے والا خیال کرنا شرک اکبر کے زمرے میں آتا ہے جو خالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوگا ریاکاری اور غیر اللہ کے نام پر قسم اٹھانا بھی شرک ہے لیکن اسے شرک اصغر کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہ السلام کو توحید پھیلانے اور شرک مٹانے کے لیے بھیجا اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے ۔

(4) ان رسومات کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے بلکہ اس قسم کے جملہ امور بدعات میں شامل ہیں کیوں کہ انہیں دین کا حصہ سمجھ کر اور ثواب کی نیت سے کیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا جوان کاموں کی بجا آوری کے لیے بطور دلیل پیش کیا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کوئی ایسا کام کرتا ہے جس پر ہماری طرف سے مہر تصدیق ثبت نہیں وہ مردود ہے اس بنا پر یہ بدرعات ایجاد بندہ ہیں ہر مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے ۔

(5) اگر ایک ہی معاملہ کے لیے متعدد قسمیں اٹھاتا ہے تو ایک ہی قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا خواہ مجلس ایک ہو یا متعدد کیوں کہ اس صورت میں قسم پہلی ہی ہے باقی تاکید کے طور پر ہیں لیکن اگر واقعات مختلف ہیں جن کے لیے قسمیں اٹھاتا ہے تو اگر انہیں توڑے گا اتنی ہی دفعہ کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا قرآن کریم کی وضاحت کے مطابق قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلایا جائے جو عام طور پر اپنے اہل وعیال کو کھلایا جاتا ہے یا دس مساکین کو کپڑے دیئے جائیں یا ایک غلام آزاد کیا جائے یا اگر ان سے کوئی بھی میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے جائیں ۔ (5/المائدہ :89)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:479